احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 5

منگل 29 جنوری 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 29 جنوری 2013ء 16 ربیع الاوّل 1434 ہجری 29 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 24

پاک نمونہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ (احزاب:22)

خداتعالیٰ آج بھی بارش کی طرح آنحضرت ﷺ کیلئے نشانات دکھا رہا ہے اور انسانوں کی ہدایت کے سامان پیدا فرما رہا ہے

آنحضرت ﷺ کا وجود آفتاب کی طرح ہے جو سچائی کے نور کو ہر پہلو سے ظاہر کر رہا ہے

حقیقی خوشی آنحضرت ﷺ کے پیغام کو پھیلانے، گھر گھر پہنچانے اور درود بھیجنے سے حاصل ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جنوری 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جنوری 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ کئی زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام اور اعلیٰ شان کا اظہار فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود آفتاب کی طرح ہے اور اپنی صداقت وسچائی کے نور کو ہر پہلو سے ظاہر کر رہا ہے اور خداتعالیٰ نے بھی اتمام حجت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور جو کوئی بھی آپؐ سے منہ پھیرتا ہے اس کے لئے خیر نہیں ہے اور خدا آج بھی بارش کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نشانات دکھا رہا ہے۔ خداتعالیٰ راہنمائی کرتا ہے اور انسانوں کی ہدایت کے سامان پیدا فرماتا ہے۔

حضور انور نے بعض رفقاء اور بزرگ احمدیوں کی خوابوں کا ذکر فرمایا۔ ان میں حضرت مرزا محمد افضل صاحب ولد حضرت مرزا جلال الدین صاحب، حضرت محمد عبداللہ صاحب جلد ساز ولد محمد اسماعیل صاحب، حضرت رحمت اللہ صاحب، حضرت خانزادہ امیر اللہ صاحب، حضرت میاں میراں بخش صاحب ٹیلر ماسٹر، حضرت محمد فاضل صاحب ولد نور محمد صاحب، حضرت شیخ عطا محمد صاحب پٹواری، حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل، حضرت امیر خان صاحب، حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب، حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب، حضرت چوہدری غلام احمد خان صاحب، حضرت امیر خان صاحب اور حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب کی روایات شامل تھیں۔ جن میں اکثر نے حضرت مسیح موعود کو خواب میں دیکھا اور جب ملاقات کی تو اسی حلیے اور روپ میں دیکھا جو کہ خواب میں دیکھا تھا اور ہو بہو اسی شکل میں دیکھنے کی وجہ سے کوئی اشتباہ نہ پیدا ہوا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض خوابیں چند گھنٹوں کے اندر پوری ہوگئیں۔ چنانچہ حضرت میراں بخش صاحب نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا جو ایک کتاب پڑھ رہے تھے ان کے پوچھنے پر کہ یہ کس کی کتاب ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مرزا صاحب کی کتابیں دیکھی ہیں وہ بڑی تقطیع پر چھاپتے ہیں۔ مگر یہ چھوٹی تقطیع کی ہے۔ پھر آنکھ کھلی اور تھوڑی دیر بعد کسی دکان پر گئے۔ تو ایک شخص کو ایک کتاب پڑھتے دیکھا۔ وہی ماحول تھا اور ان سے کتاب کے بارے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کی ہے۔ وہ کتاب ازالہ اوہام تھی۔ تمام قسم کے شک وشبہات دور ہوگئے اور خدا کے فضل سے سینہ کھل گیا اور بیعت کا خط لکھ دیا۔ اسی طرح محمد فاضل صاحب نے شہادۃ القرآن کتاب خواب میں دیکھی اور پھر پڑھی اور حضرت مسیح موعود کو بھی خواب میں دیکھا جس سے سرور آیا اور پھر بیعت کر لی۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں سے حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118 سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ اقتباس پیش فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ’’میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے...... ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی۔

حضور انور نے فرمایا پس ہمیشہ اپنی زبانوں کو درود شریف سے تر رکھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرتے چلے جائیں۔ کیونکہ حقیقی خوشی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو پھیلانے، اس کو گھر گھر تک پہنچانے اور آپؐ پر درود بھیجنے سے حاصل ہوتی ہے اور اسی کے ذریعہ غلبہ عطا ہونا ہے۔ خدا تعالیٰ ساری دنیا کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لے آئے۔ آمین

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ’’مریم شادی فنڈ‘‘ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

’’اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔‘‘ (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

معاہدات لکھنے کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول آیت قرآنی کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

’’او ایمان والو! ہر ایک معاملہ کو لکھ لیا کرو جس کیلئے کوئی میعادی معاہدہ ہوا اور ہر ایک کو نہ چاہئے کہ معاہدوں کو لکھا کرے بلکہ چاہئے کہ معاہدہ کو وہ شخص لکھے جو ایسے معاملوں کا لکھنے والا ہو اور معاہدہ کو اس انصاف کے ساتھ لکھے جس میں ضرورت کے وقت تمسک (اقرارنامہ۔ناقل) میں نقص نہ نکلے۔‘‘ (تصدیق براہین احمدیہ صفحہ 267)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خطبہ جمعہ

رؤیا و کشوف کے رفقاء حضرت مسیح موعود کی بعض روایات کا تذکرہ ان کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے اندر بھی وہ ایمان اور یقین پیدا ہو، وہ تعلق باللہ پیدا ہو جس کو پیدا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود ہم میں تشریف لائے تھے

ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور یہی ہمارا فرض ہے۔ اس بارہ میں ہماری طرف سے کبھی کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نہیں ہونی چاہئے

لاہور میں ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان میں بعض شرپسندوں کی طرف سے 120 قبروں کی بے حرمتی کی واردات۔ قبروں کے کتبے بھی توڑ دیئے گئے

کوئٹہ میں ایک اور شہادت۔ اللہ تعالیٰ جلد تر دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ جماعت کو دعاؤں کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 دسمبر 2012ء بمطابق 7 فتح 1391 ہجری شمسی بمقام ہیمبرگ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

میں نے کچھ عرصہ سے وقتاً فوقتاً (رفقاء) حضرت مسیح موعود کی روایات کا بیان شروع کیا ہوا ہے۔ پہلے تو مجموعی روایات شروع میں لی تھیں۔ پھر خیال آیا کہ مختلف عناوین کے تحت بیان کروں۔ سو یہ سلسلہ گزشتہ کئی ماہ سے بلکہ سال سے زیادہ عرصہ سے چل رہا ہے۔ آج بھی مَیں اس کے تحت (رفقاء) حضرت مسیح موعود کی وہ روایات جو ان کی اپنی رؤیا و کشوف کے بارے میں ہیں، وہ بیان کروں گا۔ جو اصل میں تو حضرت مسیح موعود کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہیں۔ یا ایمان اور یقین میں بڑھانے کے لئے ہیں اور بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہمارے اندر بھی وہ ایمان اور یقین پیدا ہو، وہ تعلق باللہ پیدا ہو اور ہم لوگ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے سچے تعلق کو قائم کرنے والے بن جائیں جس کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود ہم میں تشریف لائے تھے۔ کیونکہ مختلف رنگ میں یہ روایات بیان ہو رہی ہوتی ہیں اور بعض دفعہ مختلف جگہوں میں بیان ہوئی ہیں اس لئے عموماً میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ دوبارہ بیان نہ ہوں، چیک تو کروایا جاتا ہے لیکن بہر حال بعض ہو سکتا ہے دوبارہ بھی آجائیں۔

پہلی روایت حضرت سردار کرم داد خان صاحب کی ہے جنہوں نے 1902ء میں بیعت کی تھی اور اُسی سال حضرت مسیح موعود کی زیارت بھی کی۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود کو بیعت کرنے سے پہلے خواب میں دیکھا۔ وہ اس طرح کہ ایک سڑک ہے جس پر حضرت .... اور حضرت مسیح موعود مل کر ٹہلتے آرہے ہیں۔ بندہ سامنے سے آرہا ہے۔ (یعنی یہ کہتے ہیں مَیں اُن کے سامنے سے آرہا ہوں) .... ان کو مخاطب کر کے انگلی کا اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے، یہ خدا کی طرف سے ہے۔ یہ تین دفعہ حضور نے فرمایا۔ کہتے ہیں جب مَیں نے 1902ء میں بمقام قادیان دارالامان جبکہ چھوٹی (بیت) ہوا کرتی تھی، (بیت) مبارک جبکہ چھوٹی (بیت) تھی، بیعت کی تو اسی حلیہ میں حضرت مسیح موعود کو پایا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 5 صفحہ 1 روایت حضرت سردار کرم داد خان صاحب)

پھر حضرت کریم الدین صاحب بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1896ء میں بیعت کی اور اُسی سال ان کو حضرت مسیح موعود کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں کہ 1896ء کے تقریباً نصف حصہ میں بذریعہ خواب بندہ کو (یعنی کہ ان کو اُس سال کے مئی جون کے قریب) خواب میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی زیارت جبکہ حضور اونٹنی پر سوار تھے، ہوئی۔ (خواب میں دیکھا حضرت مسیح موعود اونٹنی پر سوار تشریف لا رہے ہیں) کہتے ہیں پھر بندہ کو حضور کی زیارت بصورت اکیلے ہونے کے جبکہ ایک ایسے کھیت میں سے گزر رہے تھے جو کہ تازہ تازہ جوتا گیا تھا اور جس میں مٹی کے ابھی بڑے بڑے ڈھیلے تھے اور حضور اس میں سے میری طرف کو آرہے تھے، ہوئی۔ (یعنی یہ بھی خواب بیان کر رہے ہیں) اور حضور نے بڑے تپاک اور محبت سے بندہ سے مصافحہ کیا اور بندہ اس حالت میں بہت خوش ہوا۔ خواب ہی میں اس سے پہلے ایک نقشبند پیر سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور اس پیر نے میرے ہاتھ کو پرے ہٹا کر کہا کہ چل بے دین۔ (حالانکہ سلام کرنے کا اسلام کا حکم ہے۔ بہرحال اس نے بے دین کہہ کر سلام نہیں کیا۔) کہتے ہیں اس کے بعد حضور سے ملاقات ہوئی اور حضور بڑے تپاک سے ملے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 5 صفحہ 38 روایت حضرت کریم الدین صاحب)

حضرت کریم الدین صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ چوہدری نبی بخش صاحب حوالدار پولیس کو جو کہ حضور سے شرفِ بیعت حاصل کر چکے تھے، الہام ہوتا ہے۔ (خواب میں ان کو بتایا گیا، یہ پولیس کے حوالدار جو ہیں، ان کو الہام ہوتا ہے۔ یہ آجکل کی پولیس نہیں ہے پاکستان کی یا ہندوستان کی جن کو سوائے رشوت کے اور بے ایمانی کے اور کچھ نہیں آتا۔ یہ اُس زمانے کے لوگ تھے جن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا۔ تو کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ان کو الہام ہوتا ہے۔) کہتے ہیں یہ خواب مَیں نے اپنے ایک دوست سید محمد علی شاہ صاحب کو سنائی۔ اور انہوں نے کہا یونہی سر نہ کھاؤ۔ لیکن جب میں صبح کی نماز پڑھ کر (بیت) سے واپس آیا اور سورج نکل رہا تھا تو سید مولوی محمد علی شاہ صاحب مرحوم اور چوہدری نبی بخش صاحب کچھ الفاظ جو چوہدری صاحب نے کاغذ پر رات کو لکھے ہوئے تھے اور اِدھر اُدھر اوپر نیچے تھے اور بے ترتیب تھے،

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ان کو ترتیب دے رہے تھے۔ (سید محمد علی شاہ صاحب نے ان سے تو یہی کہا کہ یونہی میرا دماغ نہ کھاؤ۔ کوئی الہام شلہام نہیں ہوتا چوہدری صاحب کو۔ لیکن کہتے ہیں نماز سے مَیں واپس آ رہا تھا تو چوہدری نبی بخش صاحب بھی اور محمد علی شاہ صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپس میں ان کا تعلق تھا اور کچھ کاغذوں کو ترتیب دے رہے تھے۔ تو کہتے ہیں مجھے شک پڑا کہ یہ رات کے کوئی الہامات ہیں یا ویسے الہامات ہیں جن کو ترتیب دے رہے ہیں)۔ تو مَیں نے اُن سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ سر نہ کھاؤ (پہلے جب مَیں نے اس طرح بات کی تھی)۔ اب بتاؤ یہ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چونکہ لوگ مذاق کرتے ہیں، مخول کرتے ہیں، اس واسطے اظہار نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اُسی وقت سے مجھے خیال آیا جبکہ حضور کے مریدین کو الہام ہوتے ہیں تو ضرور حضرت مسیح موعود سچے ہیں۔ اُس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی۔ مَیں نے حضور کی کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی مجھے اس وقت تحقیق کا مادہ تھا کیونکہ میں بچہ ہی تھا اور دینی تعلیم بھی میری کوئی نہیں تھی۔ صرف قرآنِ کریم ناظرہ بے ترجمہ پڑھا تھا اور اُس وقت میری دنیاوی تعلیم صرف نارمل پاس تھی۔ (میرا خیال ہے آٹھویں پاس کہنا چاہتے ہیں) اور مَیں قلعہ صوبہ سنگھ میں نائب مدرس تھا۔ پھر ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ماہ کاتک (میرا خیال ہے ستمبر اکتوبر کا مہینہ ہے) مَیں فوت ہو جاؤں گا۔ مَیں انتظار کرتا رہا۔ اب میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور میں ضرور کاتک میں (پنجابی مہینہ ہے) فوت ہو جاؤں گا۔ کیونکہ اس سے پہلے جو خوابیں مجھے آئیں وہ پوری ہو گئی تھیں، اس لئے مجھے یقین تھا کہ پہلی خوابیں پوری ہوتی رہی ہیں تو یہ بھی پوری ہوگی اور زیادہ سے زیادہ ستمبر اکتوبر تک میری زندگی ہے۔ لیکن کہتے ہیں کاتک گزر گیا اور میں نے محمد علی شاہ صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ آپ تو کتابیں ہی پڑھتے رہیں گے اور آپ کی تسلی ہوگی۔ (محمد علی شاہ صاحب کا چوہدری نبی بخش صاحب کے ساتھ تعلق تھا، اُن کے الہامات کا بھی پتہ تھا کہ ہوتے ہیں، لیکن انہوں نے شاید اُس وقت تک بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن بہرحال حضرت مسیح موعود سے متأثر تھے اور آپ کی کتب پڑھا کرتے تھے۔ تو کہتے ہیں مَیں نے اُن کو کہا آپ تو کتابیں پڑھتے رہیں گے اور پتہ نہیں آپ کی تسلی کب ہونی ہے لیکن مَیں تو آپ سے پہلے حضرت مسیح موعود کی بیعت کر آؤں گا)۔ چنانچہ کہتے ہیں مَیں وہاں سے پیدل ہی چل پڑا اور قادیان پہنچا۔ جب مَیں یہاں آیا تو مَیں کئی دن اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ ایک دن مَیں نے حکیم فضل دین صاحب بھیروی سے ذکر کیا کہ مَیں نے حضور کی بیعت کرنی ہے۔ تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ مَیں نے سمجھا کہ یونہی لڑکا اِدھر اُدھر پھر رہا ہے۔ حکیم صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں میری بیعت کی خواہش کا ذکر کیا تو حضرت اقدس نے منظور فرمایا اور اپنے ہاتھ میں میرا ہاتھ لے کر صرف مجھا کیلے ہی کو شرفِ بیعت عطا فرمایا۔ میں نے حضرت مسیح موعود کو جیسا کہ خوابوں میں دیکھا تھا، آ کر بعینہٖ ویسا ہی پایا۔ یہ خداوند تعالیٰ کی خاص موہبت عظمیٰ ہے جو کہ مجھ پر ہوئی ورنہ معلوم نہیں میری کیا حالت ہوتی اور میرا نام اصحابِ بدر میں نمبر اڑسٹھ یا انہتّر پر جو کہ ضمیمہ انجامِ آتھم میں فہرست دی گئی ہے، لکھا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) حضرت مسیح موعود جلد 5 صفحہ 38 تا 40 روایت حضرت کریم الدین صاحب)

یہ انہتر نمبر (69) پر ان کا نام وہاں ضمیمہ انجامِ آتھم میں لکھا گیا ہے۔

پھر حضرت میاں اللہ دتہ صاحب بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1900ء میں بیعت کی اور 1905ء میں ان کو حضرت مسیح موعود کی زیارت نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں میں ماہل پور ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا ہوں۔ جس وقت چاند اور سورج کو گرہن لگا اُس وقت میری عمر قریباً دس بارہ برس تھی اور اُس وقت مَیں نے اپنے استاد کے ساتھ قرآن کریم اور نوافل بھی پڑھے تھے۔ 1897ء یا 1898ء میں ہمارے گاؤں میں حضرت مسیح موعود کا ذکر پہنچ گیا تھا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں حضرت مہدی آ گئے ہیں۔ یہ ذکر شیخ شہاب الدین صاحب کی معرفت پہنچا تھا۔ دو تین سال باہم تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ سن 1900ء کے قریب اس عاجز نے حضرت مسیح موعود کو خواب میں قادیان میں دیکھا۔ اگرچہ میں خود قادیان نہیں آیا تھا۔ اُس خواب سے میری تسلی ہوگئی۔ (پہلے قادیان کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن قادیان خواب میں دیکھا۔ خواب سے تسلی ہوگئی) اور سوچا کہ جتنی جلدی ہو سکے بیعت کر لوں۔ کہتے ہیں میں ایک پیسے کا کارڈ لے کر قاضی شاہ دین صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ چونکہ مَیں نے حضرت مسیح موعود کی زیارت کر لی ہے اور اُس کے متعلق تسلی ہوگئی ہے اس لئے میرا بیعت کا خط لکھ دو اور انگوٹھا لگوا لو۔ انہوں نے کہا کہ ابھی ٹھہرو، چند دن کے بعد بیعت کنندگان کی فہرست بنا کر بھیجیں گے۔ کہتے ہیں جہاں تک مجھے علم ہے قریباً چالیس آدمیوں کی فہرست بنا کر بھیجی گئی جنہوں نے بیعت کی تھی جس میں میرا نام بھی تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 4 صفحہ 49 روایت حضرت میاں اللہ دتہ صاحب)

حضرت دین محمد صاحب بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1902ء میں بیعت کی تھی اور 1904ء میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں 1902ء میں پیچش اور بخار سے بیمار ہوگیا۔ اُن دنوں میں میرے والد صاحب کلکتہ میں محنت مزدوری کے لئے گئے ہوئے تھے۔ میں خواب میں قادیان آ گیا۔ پہلے میں نے قادیان کا کبھی خیال بھی نہیں کیا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے، اُس میں نیچے ٹاٹ بچھا ہوا ہے۔ آگے چاروں طرف چار طاقیاں ہیں (یعنی طاقچے بنے ہوئے ہیں۔ دیوار کے اندر ایک جگہ رکھنے کے لئے بنی ہوتی تھی) ہر طاق میں ایک دوات ہے۔ حضور حضرت مسیح موعود وہاں ٹہل رہے ہیں اور کوئی مضمون لکھ رہے ہیں۔ جس طاق کی طرف جاتے ہیں وہاں سے ہی قلم بھر لیتے ہیں۔ مَیں دروازہ پر جا کر کہتا ہوں کہ السلام علیکم۔ حضور نے فرمایا وعلیکم السلام آؤ بیٹا تم آئے۔ مَیں نے کہا حضور یونہی آیا ہوں۔ فرمایا تم پرسوں کو راضی ہو جاؤ گے۔ (یہ خواب بتا رہے ہیں) تمہارا والد بہت لوگوں کے بس میں ہے وہ تم کو روپے بھیجے گا۔ صبح اُٹھتے ہی یہ خواب مَیں نے اپنے محترم و مکرم و محسن استاد حضرت سید بہاول شاہ صاحب کو سنایا۔ انہوں نے میرے کہنے سے دوسرے دن بیعت کا خط لکھ دیا۔ جواب موجود و محفوظ ہے۔ (جب یہ بیان کر رہے تھے اُس وقت تک خط ان کے پاس تھا۔) کہتے ہیں دوسرے دن پھر خواب میں قادیان حضور کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ پہلی ہی طرح حضور نے فرمایا۔ آؤ تم آئے۔ مَیں نے عرض کیا حضور یونہی آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کے ایک لڑکا ہوگا۔ وہ ایسا لڑکا ہوگا جو آپ کے کنبہ میں کبھی نہیں ہوا۔ اُس کی ایک ران پر سیاہ داغ ہوگا۔ پھر مَیں نے یہ خواب بھی حضرت شاہ صاحب کو سنایا۔ غرض پہلے خواب کو جب تین دن ہوئے تو میں اب تندرست ہوگیا۔ گویا کبھی بیمار ہی نہیں تھا۔ تھوڑے دن کے بعد والد صاحب نے مبلغ تیس روپے ارسال فرمائے۔ پھر تو مجھے ایسا عشق ہوا کہ کون ساوقت ہو، حضرت صاحب کی زیارت کروں۔ والدین خفیہ مخالفت کرتے رہے۔ 1904ء میں لاہور جا کر حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کی، حضور کی خدمت میں قریباً پانچ دن رہا۔ حضور کا مقام غالباً مرہم عیسیٰ کے مکان پر تھا۔ کہتے ہیں ایک مولوی لنگور کی طرح ٹالیوں (شیشم کے درخت) پر چڑھ کر بہت بکواس کرتا تھا اور ٹالی مولوی کے نام سے مشہور تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 4 صفحہ 119-118 روایت حضرت دین محمد صاحب)

حضرت حافظ ابراہیم صاحب بیان کرتے ہیں جنہوں نے 1899ء میں بیعت کی اور 1900ء میں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں مَیں نے 1899ء میں بذریعہ خط کے بیعت کی اور اس سے پہلے بھی

تین چار سال میرے والد صاحب نے بیعت کے لئے بھیجا تھا مگر میں بسبب بعض وجوہ کے واپس گھر چلا گیا۔ اس کے بعد سید بہاول شاہ صاحب جو ہمارے دلی دوست اور استاد بھی ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور انہوں نے مجھے حضور کی کتابیں سنانی شروع کیں۔ جتنی اُس وقت تک حضور کی کتب تصنیف ہو چکی تھیں قریباً ساری مجھ کو سنائیں۔ (جو اَن پڑھ تھے وہ بھی کتابیں سنا کرتے تھے) کہتے ہیں انہی دنوں میں مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ .... تشریف لائے ہیں۔ مَیں .... دریافت کرتا ہوں کہ حضور! مرزا صاحب نے جو اس وقت دعویٰ مسیح اور مہدی ہونے کا کیا ہے، کیا وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں؟ .... نے فرمایا، ہاں سچے ہیں۔ مَیں نے کہا حضور! قسم کھا کر بتاؤ۔ آپ نے فرمایا مجھے قسم کھانے کی حاجت نہیں (، ضرورت نہیں)۔ مَیں امین ہوں زمینوں اور آسمانوں میں۔ (یعنی کہ امین ہوں زمین و آسمان میں۔) اس کے بعد اُسی رات کی صبح کو میں نے مسیح موعود کی خدمتِ اقدس میں بیعت کا خط اور اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا السلام علیکم بھی لکھ دیا۔ پھر اُس کے بعد 1900ء میں قادیان شریف آ کر حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 4 صفحہ 120 روایت حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب)

حضرت منشی برکت علی خان صاحب اپنی ایک مبارک خواب یوں بیان فرماتے ہیں۔ ان کا بیعت کا سن 1901ء ہے اور اُسی سال انہوں نے حضرت مسیح موعود کی زیارت بھی کی۔ کہتے ہیں 1901ء کے شروع میں جبکہ مردم شماری ہونے والی تھی، حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں درج تھا کہ جو لوگ مجھ پر دل میں ایمان رکھتے ہیں، گو ظاہراً بیعت نہیں کی ہو، وہ اپنے آپ کو احمدی لکھوا سکتے ہیں۔ اُس وقت مجھے اس قدر حسنِ ظن ہو گیا تھا کہ میں تھوڑا بہت چندہ بھی دینے لگ گیا تھا اور گو مَیں نے بیعت نہ کی تھی لیکن مردم شماری میں اپنے آپ کو احمدی لکھوا دیا۔ مجھے خواب میں ایک روز حضور کی زیارت ہوئی۔ صبح قریباً چار بجے کا وقت تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ حضور برابر والے احمدیوں کے کمرہ میں آئے ہیں۔ چنانچہ مَیں بھی حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے لئے اُس کمرے میں گیا اور جا کر السلام علیکم عرض کی۔ حضور نے جواب دیا: وعلیکم السلام اور فرمایا۔ برکت علی! تم ہماری طرف کب آؤ گے؟۔ مَیں نے عرض کی حضرت! اب آ ہی جاؤں گا۔ حضور اُس وقت چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ جسم ننگا تھا۔ سر کے بال ننگے اور پیٹ بھی نظر آ رہا تھا۔ اُس وقت کے چند روز بعد میں نے تحریری بیعت کر لی۔ یہ نظارہ مجھے اب تک ایسا ہی یاد ہے جیسا کہ بیداری میں ہوا ہو۔ اُس کے بعد جلسہ سالانہ کے مقام پر میں نے دارالامان میں حاضر ہو کر دستی بیعت بھی کر لی۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ حضور کی شبیہ مبارک بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اتفاقاً میں اُس مہمان خانے میں اترا ہوا تھا جس میں اب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سکونت پذیر ہیں۔ (یہ گھر (بیت) اقصیٰ کے قریب ہی ہے)۔ کہتے ہیں مَیں ایک چارپائی پر بیٹھا تھا کہ سامنے چھت پر غالباً کسی ذرا اونچی جگہ پر حضور آ کر تشریف فرما ہوئے۔ نہا کر آئے تھے، بال کھلے ہوئے تھے۔ جسم ننگا تھا۔ یہ شکل خصوصیت سے مجھے ویسے ہی معلوم ہوئی جو مَیں خواب میں دیکھ چکا تھا۔ اور مجھے مزید یقین ہو گیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت کے لئے مجھے دکھلایا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 4 صفحہ 139-138 روایت حضرت منشی برکت علی صاحب)

حضرت خیر دین صاحب ولد مستقیم صاحب فرماتے ہیں۔ (ان کا بیعت کا سن 1906ء ہے اور زیارت بھی 1906ء میں کی) کہ ایک دن نیند میں خاکسار نے آسمان سے ایک آواز سنی کہ نورالدین کا نام فرشتوں میں عبدالباسط ہے۔ یہ واقعہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے ہنستے ہوئے (یہ حضرت خلیفۃ اوّل کے بارے میں ہے) فرمایا کہ مجھے بھی معلوم ہے کہ میرا نام عبدالباسط ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 158-157 روایت حضرت خیر دین صاحب)

حضرت خیر دین صاحب ولد مستقیم صاحب ہی کی روایت جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (پہلے مَیں نے بتا دیا ہے کہ انہوں نے 1906 میں بیعت کی ہے۔) کہتے ہیں جب آپ نے خلعتِ خلافت پہنا اور حضور نے ابتدائی تقریر (بیت) مبارک میں شروع کی تو اُس وقت آپ کی ران مبارک پر پھوڑا تھا اس لئے آپ کے لئے کرسی لائی گئی۔ چنانچہ آپ نے تقریر شروع کی۔ اُس وقت خاکسار سیڑھیوں کے سامنے (بیت) میں بیٹھا ہوا تھا۔ تمام (بیت) بھری ہوئی تھی۔ اُس وقت میری حالت نہ نیند میں تھی نہ اونگھ میں، بلکہ میں اچھی طرح بیداری کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ سورج کی روشنی بدل کر کوئی اور ہی روشنی آ گئی ہے۔ وہ روشنی ایسی لذّت اور سرور والی ہے کہ جس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی۔ اُس کے سرور اور لذّت کا میں اندازہ نہیں کر سکا۔ دیکھتے دیکھتے (بیت) کا وجود بھی جاتا رہا اور مجلس بھی غائب ہو گئی صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وجود آنکھوں کے سامنے ایک ستارے کی طرح بنا ہوا نظر آتا ہے جو اُس نور میں گھوم رہا ہے۔ بہت دیر تک یہی حالت دیکھتا رہا مگر کس حالت میں نہ نیند ہے نہ اونگھ، بلکہ ٹھیک طرح مجلس میں بیٹھا بھی ہوا ہوں اور یہ نظارہ روحانی بھی دیکھ رہا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد اچانک یہ حالت ہونے لگی۔ اسی طرح (بیت) دکھائی دینے لگی۔ اسی طرح لوگ، اُسی طرح حضرت اقدس دکھائی دینے لگ گئے۔ کہتے ہیں یہی نور جو اُس وقت خاکسار نے حضرت اقدس کے اردگرد دیکھا جو اُس وقت ایک ستارے کی شکل میں تھے برابر گیارہ دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اس حالت میں ہر وقت دیکھتا رہا۔ جدھر آپ جاتے تھے ادھر ہی وہ نور دائیں بائیں آگے پیچھے رہتا تھا۔ مَیں جس حالت میں ہوتا تھا، اُسی حالت میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی کو اُس نور کے اندر دیکھتا تھا۔ خواہ مَیں گھر میں ہوتا یا باہر کام کر رہا ہوتا یا یونہی بیٹھا ہوتا۔ کھانا کھا رہا ہوتا یا باتیں کر رہا ہوتا۔ (مختلف وقتوں میں ان پر یہ کشفی حالت طاری ہوتی رہتی تھی) کہ وہ نور اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مجھے دکھائی دیتے ہی رہتے۔ کہتے ہیں یہ نظارہ متواتر گیارہ دن تک دیکھتا رہا۔ ایسا کشف نہ میں نے کبھی سنا ہے نہ کبھی اتنا لمبا دیکھا ہے۔ یہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود کی برکت اور نورِ نبوت کا اثر ہے کہ میرے جیسے معمولی انسان بھی اس قدر بڑے اور اتنے اتنے لمبے کشف دیکھتے ہیں۔ یہ کشف بھی گویا اس آیتِ کریمہ کے ماتحت ہے جس میں کہ لکھا ہے کہ پاک اور نیک لوگوں کو ایک نور ملے گا جیسا کہ سورۃ تحریم کی یہ آیت فرمائی ہے، نُوْرُهُمْ يَسْعٰى (۔) (التحریم:9) دوسری آیت شریف میں یہ ہے کہ جس کو اس دنیا میں نور نہیں ملتا اُس کو قیامت میں کیونکر ملے گا۔ گویا خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بتایا کہ یہ تمہارا خلیفہ اُن برگزیدہ لوگوں میں سے ہے جن کو کہ قیامت کے دن نور ملے گا۔ اور اس دنیا میں بھی یہ شخص اپنے خدا کے نور میں ہی رہتا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 159-158 روایت حضرت خیر دین صاحب)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فرماتے ہیں جن کی بذریعہ خط جنوری 1902ء کی بیعت ہے اور دسمبر 1902ء میں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں مجھے دکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے میری محافظت پر مقرر کئے ہیں۔ ایک کا نام محمد صدیق ہے اور میرے والد صاحب کی شکل پر ہے، اور دوسرے کا نام غلام صمدانی ہے۔ مصائب اور تکالیف کے وقت پھر فرشتہ سامنے متشکل ہو کر نظر آتا ہے اور والد نے کہا کہ دو بار کم از کم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ .... (الفاتحہ:2) پڑھا کرو۔ جس پر مَیں ہر

نماز میں عمل کرتا ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 201 روایت حضرت قاضی محمد یوسف صاحب)

یعنی نماز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ .... (الفاتحہ:2) جو ہے وہ دو دفعہ پڑھتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے ناں کہ حقیقی تعریف کے لائق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ حمد ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتی ہے، اس سے تعلق پیدا کرنے کیلئے، مشکلات دور کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور اس کے ہر ہر لفظ پر غور کرنا چاہئے۔

حضرت محمد فاضل صاحب ولد نور محمد صاحب فرماتے ہیں جنہوں نے 1899ء کے آخر یا 1900ء کے ابتدا میں بیعت کی تھی کہ پہلے رسم ورواج کے مطابق نماز میں زیرِ ناف ہاتھ باندھتا تھا (یعنی عموماً جسے غیر از جماعت لوگ نماز پڑھتے ہوئے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں) اور کبھی کسی کی اقتداء میں نماز باجماعت پڑھنے کا موقع ملتا تو دل میں کبیدگی سی پیدا ہوتی اور فاتحہ خلف امام بھی پڑھ لیتا۔ (امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتا تھا) لیکن دل میں اضطراب رہتا تھا۔ (کہ فاتحہ خلف امام اور سینہ پر ہاتھ باندھیں یا کس طرح باندھیں؟ ان دونوں باتوں کے بارہ میں تسلی نہیں تھی کہ ہاتھ اوپر کر کے باندھنے چاہئیں یا ناف سے نیچے رکھنے چاہئیں، اور سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہئے یا نہیں پڑھنی چاہئے؟)۔ تو کہتے ہیں اسی حالتِ اضطراب میں ایک دن مَیں سوگیا تو خواب میں مَیں قادیان پہنچا ہوں۔ (بیت) مبارک والی گلی سے جاتا ہوں۔ مَیں (بیت) اقصیٰ کے دروازے پر پہنچا اور پہلے جو سیڑھیاں سیدھی تھیں، اُن پر گزر کر اندر داخل ہوتا ہوں تو حد (بیت) سے باہر جوتیوں والی جگہ ایک پُھلاہی کا درخت ہے، (یہ ایک پودے کی قسم ہے) اور اُس کے پاس یا نیچے ایک پختہ قبر ہے اور اُس کی شمالی سمت میں ایک کنواں ہے اور (بیت) میں ایک جماعت مکمل سینہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہے اور مُصلّی پر حضرت مسیح موعود امام ہیں اور امام کے مقابل ایک مقتدی کی جگہ خالی ہے۔ مَیں اُس جگہ جا کر کھڑا ہو گیا ہوں اور سینہ پر ہاتھ باندھ کر سورۃ فاتحہ شروع کی ہے۔ جب ختم کر کے آمین کہتا ہوں تو میری نیند کھل گئی۔ اس طرح مجھے یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ ہاتھ یہاں باندھنے چاہئیں درمیان میں اور سورۃ فاتحہ بھی پڑھنی چاہئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 231 روایت حضرت محمد فاضل صاحب)

حضرت خیر دین صاحب ولد مستقیم صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خاکسار نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے کئی لوگوں کی دعوت فرمائی ہے اور اُس دعوت کا کام حضرت (اماں جان) کر رہی ہیں اور حضرت اقدس بھی نگرانی کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ جب مَیں پیغام کے طور پر حاضر ہوا تو جناب حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس کو چاول کھلاؤ۔ چنانچہ مجھے چاول دیئے گئے۔ ایک اور بات ہے مگر یہ اچھی طرح یاد نہیں کہ اُسی دعوت والی خواب کے ساتھ ہی ہے یا علیحدہ، مگر وہ بات مجھے خوب یاد ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضور نے فرمایا کہ اس کو کرتہ پہناؤ۔ چنانچہ اس بات کے فرمانے کے بعد میں فوراً اپنے جسم کی طرف دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا خوبصورت سفید رنگ کا کرتہ میں نے پہنا ہوا ہے۔ نامعلوم کس طرح پہنچا، کس وقت پہنا، ناگہاں اُس کو اپنے جسم کے اوپر پہنا ہوا دیکھتا ہوں جس کا اثر آج تک مَیں اپنے اوپر محسوس کرتا رہتا ہوں۔ اسی طرح ایک دفعہ خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ (رفقاء) کرام میں سے ہے۔ خواب کے بعد معلوم ہوا کہ یہ خواب آپ کے یعنی حضرت اقدس مسیح موعود کے اُس شعر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ

...... سے ملا جب مجھ کو پایا   وہی مَے اُس کو مولیٰ نے پلا دی

اُس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ (۔) .... حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ دلّی کے رہنے والے ہیں۔ کہتے ہیں کہ گویا اللہ تعالیٰ نے روحانی اور جسمانی طور پر تسلی دلا دی کہ یہ قرآنِ کریم کے مطابق سلسلہ ہے جیسا کہ وَاٰخَرِیْنَ میں فرمایا گیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 157-156 روایت حضرت خیر دین صاحب)

خیر دین صاحب کی ہی ایک روایت ہے اور وہ کہتے ہیں ایک دن خاکسار نے خواب میں بیت اقصیٰ کو دیکھا، مگر اس طرح دیکھا کہ اُس کے پاس ہی بیت اللہ ہے۔ ان دونوں کی شکل ایک ہی جیسی ہے۔ مَیں پہچان نہیں سکتا .... اور میری آنکھ کھل گئی۔ اُس کی تعبیر دل میں یہ ڈالی گئی کہ یہ وہی سلسلہ ہے جو اٰخَرِیْنَ (۔) (الجمعۃ:4) کا مصداق ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 158 روایت حضرت خیر دین صاحب)

.... حضرت شیخ محمد افضل صاحب فرماتے ہیں۔ (1905ء کی ان کی بیعت ہے) کہ جس وقت خاکسار کی عمر 12 سال کی تھی اور گو ہمارے خاندان میں میرے تایا حکیم شیخ عباد اللہ صاحب اور میرے تایا زاد بھائی شیخ کرم الٰہی صاحب حضرت صاحب سے بیعت تھے مگر خادم نے نہ تو حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا (یعنی انہوں نے خود نہ تو حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا) اور نہ ہی حضور کا فوٹو دیکھا تھا۔ خواب دیکھا کہ میرے جسم کی تمام جان نکل گئی ہے مگر دماغ میں سمجھنے کی اور آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت باقی ہے۔ میرے سامنے ایک بزرگ بیٹھے ہیں اور اُن کے پیچھے گھٹنوں تک قدم مبارک دکھائی دیتے ہیں۔ میرے دل میں ڈالا گیا یہ بزرگ جو بیٹھے تیری طرف دیکھ رہے ہیں مرزا صاحب ہیں اور پچھلی طرف جو قدم مبارک نظر آتے ہیں، .... کے ہیں۔ میری آنکھ کھل گئی۔ صبح میں نے مرتضیٰ خان ولد مولوی عبد اللہ خان صاحب جو ان دنوں لاہوری جماعت میں شامل ہیں (یعنی بعد میں غیر مبائع میں شامل ہو گئے تھے) اُس کو یہ خواب بتائی اور تعبیر دریافت کی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم کو مرزا صاحب کی بدولت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی حاصل ہو گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میں خدا کی قسم کھا کر تحریر کرتا ہوں کہ جب 1905ء میں مَیں بیعت ہوا تو حضور وہی تھے جو خواب میں میری طرف دیکھ رہے تھے۔ اس طرح سے خدا جس کو چاہتا ہے سچا راستہ دکھا دیتا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 219-218 روایت حضرت شیخ محمد افضل صاحب)

حضرت شیخ محمد افضل صاحب فرماتے ہیں کہ جب میری عمر 15 سال کے قریب تھی تو مَیں نے بہشت اور دوزخ اور اعراف کو خواب میں دیکھا۔ اُن کے دیکھنے کی ایک لمبی تفصیل ہے، محض اسی پر ہی اکتفا کرتا ہوں کہ جب میں بہشت دیکھ کر باہر آیا تو ایک بزرگ ملے اور انہوں نے میرے کندھے پر دستِ مبارک رکھ کر فرمایا کہ لڑکے تُو کہاں؟ میں نے تو اُس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اُس بزرگ سے دریافت کیا کہ یہ مکان یعنی بہشت کس مالیت کا ہے؟ بزرگ نے فرمایا کہ اگر تیرا پیالہ (یعنی یہ پیالہ کے تھے) تیرا پیالہ سو دفعہ بھی فروخت ہو تو اس مکان کی ایک اینٹ کی بھی قیمت نہ ہو گا۔ میری آنکھ کھل گئی؟ خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جب میں 1905ء میں بیعت کے لئے قادیان شریف گیا تو مرزا صاحب وہی بزرگ تھے جو مجھ کو بہشت کے دروازے پر ملے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 219 روایت حضرت شیخ محمد افضل صاحب)

حضرت محمد فاضل صاحب ولد نور محمد صاحب (ان کی بھی بیعت 1899ء کی ہے)۔ یہ روایت پہلے بیان ہو چکی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن موضع مان کوٹ جو ہمارے قریب آٹھ کوس کے فاصلے پر ہے، گیا۔ رات کو وہاں پر نماز پڑھ کر سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں مُصلّی پر بیٹھا ہوں اور حضرت مسیح موعود مُصلّی کے (جائے نماز کے) سرہانے کی طرف آ کر بیٹھ گئے ہیں اور میرے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو اپنے انگوٹھے سے زور سے ملتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دل میں کچھ طاقت پیدا

ہوگئی ہے۔ تو مَیں اُس وقت طاقت محسوس کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ ہاں حضور ہوگئی ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 232-231 روایت حضرت محمد فاضل صاحب)

یہ محمد فاضل صاحب ہی فرماتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں قادیان پہنچا ہوں اور بیت مبارک کے اندر محراب کے پاس کونے میں حضرت اقدس تشریف فرما ہیں۔ (بیت) میں بڑی روشنی ہے۔ مَیں حضور کے آگے جا کر بیٹھ گیا ہوں تو حضور مجھے ایک سفید چینی کی پلیٹ جس میں نہایت شفاف سرخ رنگ کا حلوہ ہے اپنے دست مبارک سے دے کر کہتے ہیں کہ یہ کھالو۔ چنانچہ میں نے اُسی وقت اُس کو کھالیا اور وہ نہایت ہی خوشگوار ہے اور اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 236-235 روایت حضرت محمد فاضل صاحب)

حضرت حافظ جمال احمد صاحب فرماتے ہیں جنہوں نے 1908ء میں مئی میں زیارت کی تھی کہ میری اہلیہ مرحومہ نے بیان کیا کہ میرے دل میں ایک وسوسہ پیدا ہوا کہ پیر تو اور بھی بہت ہیں پھر ہم حضرت صاحب کو سچا اور دوسروں کو جھوٹا کیوں کہتے ہیں؟ (کہ صرف سچے پیر حضرت مسیح موعود ہی ہیں اور دوسرے سب غلط ہیں)۔ کہتی ہیں کہ رات کو خواب میں دیکھا کہ............ نے حضرت صاحب کا بازو پکڑ کر فرمایا کہ جو ان کو قبول نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ میری اہلیہ مرحومہ کا گھرانہ پہلے سید احمد رضا خان بریلوی کا مرید تھا۔ اُس کے بعد سے پھر اُن کو تسلی ہوگئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 7 صفحہ 251 روایت حضرت محمد فاضل صاحب)

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب جن کی بیعت 1905ء کی ہے، لکھتے ہیں کہ میرے خسر قاضی زین العابدین صاحب حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے پہلے حضرت منشی احمد جان صاحب سے بیعت کئے ہوئے تھے۔ حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی کے فوت ہونے کے بعد مکرمی معظمی قاضی زین العابدین صاحب نے کئی بار حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جا کر کشف قبور کے طریق پر مراقبہ کیا۔ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی کی آپ کو زیارت ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیوں کیا چاہتے ہو؟ قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یادِ الٰہی! میرے مرشد فوت ہو گئے ہیں۔ اتنا لفظ سن کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت غائب ہوگئی۔ پھر قاضی صاحب وہاں سے واپس آ گئے۔ پھر دو تین روز گئے، ویسا ہی عمل کیا، مراقبہ کیا، قبر پر بیٹھ کر دعا کی۔ پہلے کی طرح پھر حضرت مجدد الف ثانی کی شکل سامنے آئی اور دریافت کیا کہ کیا چاہتے ہو؟ پھر قاضی صاحب نے عرض کیا کہ یادِ الٰہی! (یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق) اور ساتھ لگتے ہی عرض کی، اس کے ساتھ ہی کہتے ہیں میں نے اُن کو عرض کیا کہ کیا میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پاس جاؤں۔ حضرت مجدد صاحب نے فرمایا کہ وہاں تمہاری تسلی نہ ہوگی۔ اتنا کہہ کر وہ شکل پھر غائب ہو گئی۔ پھر کچھ دن کے بعد قاضی صاحب قادیان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں جا کر رہے۔ فرماتے تھے کہ جو مزہ حضرت منشی احمد جان صاحب کی مجلس میں ہمیں ملتا تھا وہ قادیان میں میسر نہ تھا۔ وہاں کچھ اُن کو پہلے جو عادت تھی، کہتے ہیں مجھے مزہ نہیں آیا۔ حضرت مجدد الف ثانی صاحب کے فرمانے کے مطابق ہماری تسلی نہ ہوتی تھی۔ خیر کئی بار قادیان جا کر ہفتہ ہفتہ رہ کر آ تا تھا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب وہ بزرگ ہستی ہیں کہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے ابتدائی حالات کو ہی دیکھ کر لوگوں کی بیعت لینا چھوڑ دی تھی اور جو کوئی آتا اُس کو آپ فرمایا کرتے تھے کہ اب جس کو یادِ الٰہی کا شوق ہو وہ قادیان مرزا غلام احمد کے پاس جائے۔ 1885ء میں ان کی وفات ہوگئی تھی۔ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو حج کے وقت دعا کے لئے بھی حضرت مسیح موعود نے لکھا تھا۔ بہر حال کہتے ہیں کہ منشی احمد جان صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم تو اَن ہونند کے تھے۔ (جب کوئی نہیں تھا تو ہم تھے)۔ ہم تو مخلوقِ خدا کو ایک ایک قطرہ دیا کرتے تھے مگر یہ شخص یعنی حضرت مسیح موعود تو ایسا عالی ہمت پیدا ہوا ہے کہ اس نے تو چشمہ پر سے پتھر ہی اُٹھا دیا ہے۔ اب جس کا جی چاہے سیر ہو کر پیئے اور ساتھ ہی یہ شعر حضرت مسیح موعود کی شانِ مبارک میں فرمایا کرتے تھے۔

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر　　　تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حضرت مسیح موعود کے لدھیانہ آنے سے قبل ہی آپ نے اپنے مریدوں سے فرما دیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب لدھیانہ آنے والے ہیں، ہم بھی اُن کو ملنے کے واسطے سٹیشن پر جائیں گے۔ میں جن کی طرف اشارہ کروں تم سمجھ لینا کہ وہی مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ آپ کو اپنے مریدین نے کہا کہ جب حضور نے ان کو دیکھا ہی نہیں (یعنی آپ نے دیکھا ہی نہیں) تو آپ پھر کیسے بتلا دیں گے کہ فلاں شخص ہی مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ حدیثوں میں تو پہلے سے ہی حلیہ موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود جب سٹیشن لدھیانہ پر آ کر اُترے اور بہت مخلوق کے درمیان آپ چلے آ رہے تھے اُس وقت آپ نے اپنے مریدین سے اشارہ کر کے بتلایا کہ وہ شخص مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود آپ کے قریب آئے تو آپ نے حضرت مسیح موعود کو السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا۔ حضرت منشی احمد جان صاحب کی عقیدت کی وجہ سے کہتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ پھر حضرت اقدس کی مجلس کا جو رنگ مجھ پر چڑھا، پہلے تو یہ مجلس پسند نہیں آ رہی تھی لیکن اُس کے بعد، بیعت کرنے کے بعد جب رنگ چڑھا تو پھر پہلی مجلسوں کا جو رنگ تھا وہ پھیکا نظر آنے لگا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء حضرت مسیح موعود جلد 11 صفحہ 355 تا 358 روایت حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کی طرح ایمان و یقین میں بڑھتا چلا جائے اور ہم میں سے ہر ایک میں وہ رنگ چڑھ جائے جو حضرت مسیح موعود ہم میں چڑھانا چاہتے تھے اور جس کے چڑھانے کے لئے آپ تشریف لائے۔ صرف بیعت کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق بھی ہم میں سے ہر ایک کا پیدا ہونا چاہئے۔

دوسری بات یہ کہ پاکستان کیلئے میں دعا کی تحریک کرتا ہی رہتا ہوں۔ احباب جماعت دعائیں کرتے بھی ہیں۔ تاہم آج پھر اسی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ احمدیوں کے حالات پاکستان میں تنگ سے تنگ تر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور جب اربابِ حکومت سے کہو، رپورٹ کرواؤ، افسران کے پاس جاؤ یا اُن سے پوچھو تو یہ کہتے ہیں کہ ہماری رپورٹوں کے مطابق تو سب کچھ ٹھیک ہے اور کچھ بھی نہیں ہو رہا............ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہماری توجہ کا مرکز ہے اور ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اندازہ ہی نہیں ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیاوی طور پر یہ بھی ایک جماعت ہے جو سلوک مرضی ان سے کرلو، کچھ نہیں ہوگا ان کے ساتھ۔ بہر حال ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور یہی ہمارا فرض ہے۔ اس کی طرف ہمیں زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ اس بارے میں ہماری طرف سے کبھی کسی قسم کی کمی یا کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

گزشتہ دنوں لاہور میں احمدیہ قبرستان میں ماڈل ٹاؤن میں رات کو چودہ پندرہ آدمی زبردستی گھس گئے۔ وہاں جو چوکیدار تھا اُس کو اور اُس کے گھر والوں کو گن پوائنٹ پر رسّیوں سے باندھ دیا اور پھر گھر کے اندر بند کر دیا۔ اور اُس کے بعد 120 قبروں کی بے حرمتی بھی کی، اُن کے کتبے بھی توڑے۔ اب تو ان (۔) کے شر سے مردے بھی محفوظ نہیں ہیں۔ احمدی وفات یافتگان بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اور اس میں بظاہر شواہد یہی نظر آتے ہیں کہ اس میں پولیس کا بھی ہاتھ ہے۔ پولیس کی پشت پناہی اُنہیں حاصل ہے۔ کیونکہ بڑی مشکلوں سے ایف آئی آر درج کی گئی۔ جب درج کروانے کی کوشش کی تو بڑے انکار کے بعد درج ہوئی۔ اسی طرح شہادتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ آج بھی کوئٹہ میں ایک احمدی نوجوان کو جن کا نام مقصود احمد صاحب تھا، شہید کر دیا گیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مجھے اطلاع ملی ہے۔ (۔) بہر حال شہید مرحوم کے جب کوائف آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ اُن کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ان کے بڑے بھائی کو بھی ایک مہینہ پہلے کوئٹہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جلد تر ان دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہمارا کام دشمنوں کے ہر کریہہ اور ظالمانہ عمل پر پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا اور اُسی کی مدد چاہنا ہے۔ اس کی طرف جماعت کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرمہ نصرت نسیم صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔ کہ ان کے خاوند محترم چوہدری نسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم گردوں کے عارضہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری کزن محترمہ عابدہ ناصر صاحبہ دختر مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ و اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی گردوں کی تکلیف سے بیمار رہتی ہیں اور آجکل ڈائیلیسز بھی ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم چوہدری محمد یوسف صادق صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تین دن سے سردی لگ جانے کی وجہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ملک عبدالرب صاحب کینیڈا میں شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بھی بیمار ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب سیکرٹری زراعت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں، کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

۞ مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب سیکرٹری مال ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ نفیسہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم طلحہ احمد کھوکھر صاحب ساکن ملتان کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و احسان سے مورخہ 18۔ اکتوبر 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ھبۃ الغالب عطا فرمایا ہے جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر ایڈووکیٹ امیر ضلع فیصل آباد کی نواسی مکرم فاروق احمد کھوکھر صاحب ساکن ملتان کی پوتی اور مکرم ملک عمر علی کھوکھر صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ دفتر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد اسلام صاحب ساکن کوٹ مرزا جان ضلع گوجرانوالہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 16 جنوری 2013ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اگلے روز بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحوم مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب پٹواری درویش قادیان کے بڑے بیٹے تھے۔ مرحوم کو لمبا عرصہ صدر جماعت کوٹ مرزا جان کی خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم بزرگ شخصیت، دعا گو، تہجد گزار اور خلافت سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔ مالی قربانی و صدقہ وخیرات میں پیش پیش رہنے والے اور ہر ایک سے حسن سلوک کرنے والے تھے مرحوم نے بیوہ کے علاوہ سات بیٹے بیٹیاں اور 26 پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب مربی سلسلہ شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم جاوید مصطفیٰ صاحب ابن مکرم محمد مصطفیٰ صاحب ریواز گارڈن لاہور مورخہ 7 جنوری 2013ء کو بعمر 56 سال ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مورخہ 9 جنوری 2013ء کو بعد نماز ظہر بیت الذکر اسلامیہ پارک لاہور میں مکرم عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر لاہور میں تدفین کے بعد مکرم عارف سعید صاحب نے دعا کروائی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ انتہائی شریف النفس، غریب پرور، ملنسار، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ فٹ بال کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ موصوف کی اہلیہ گزشتہ سال وفات پا گئی تھیں۔ پسماندگان میں بیٹی مکرمہ عذرا طلعت صاحبہ بیلجیئم اور بیٹا مکرم سلمان مصطفیٰ صاحب لاہور اور پانچ بھائی مکرم پرویز مصطفیٰ صاحب، مکرم سرور مصطفیٰ صاحب آسٹریلیا، مکرم عدیل مصطفیٰ صاحب لاہور، مکرم ثاقب مصطفیٰ صاحب لاہور اور مکرم ظفر مصطفیٰ صاحب آسٹریلیا شامل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم منور احمد تنویر صاحب دارالصدر شرقی طاہر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پیاری والدہ محترمہ ناصرہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم (ر) ریلوے انسپکٹر بقضائے الٰہی مورخہ 7 جنوری 2013ء کو ربوہ میں مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ آپ کی پیدائش مکرم پیر شیر عالم صاحب (بی۔اے، بی ٹی) جو شعبہ تعلیم سے وابستہ تھے کے ہاں مورخہ 28 مئی 1928ء کو گولیکی ضلع گجرات میں ہوئی۔ آپ کا گھریلو ماحول مذہبی علوم اور تحقیق کے حوالہ سے گاؤں میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ آپ نے مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی گھر پر ہی آٹھویں جماعت تک حاصل کی۔ آپ کی شادی اپنے ماموں مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سٹیشن ماسٹر رفیق حضرت مسیح موعود کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سے 1946ء میں ہوئی۔ جن کی وفات مورخہ 30 نومبر 1987ء کو ہوئی تھی۔ مرحومہ بفضل اللہ تعالیٰ پابند صوم وصلوٰۃ، انتہائی دعا گو، صابرہ و شاکرہ، درویش صفت، رحمدل، بے ضرر، شفیق، غریب پرور، مہمان نواز اور ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ گھر میں آنے والے پرندوں کی خوراک کا بھی ہر طرح خیال رکھتیں۔ غرباء و مستحقین کیلئے بہت فکر مند ہوتیں اور ممکنہ حد تک خاموشی سے ان کی ہر طرح سے مدد کرتیں۔ اپنے تمام چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ قرآن مجید باقاعدگی سے باترجمہ پڑھتیں۔ حلقہ کے بہت سارے بچے و بچیوں کو بھی قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھایا۔ آپ خاص طور پر یہ دعا کرتیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کسی کا محتاج نہ کرے اور چلتے پھرتے اپنے پاس بلا لے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمالی۔ مرحومہ کو مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ سلسلہ کے اخبار و رسائل اور مطبوعہ کتب خاکسار یا میری زوجہ سے منگوا کر پڑھا کرتیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 7 جنوری 2013ء بعد از نماز مغرب بیت الطاہر واقع حلقہ دارالصدر شرقی طاہر میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول مجلس انصاراللہ پاکستان نے پڑھائی۔ مرحومہ کی حسب خواہش مورخہ 8 جنوری کو آپ کی میت کو ربوہ سے بذریعہ ایمبولینس گولیکی ضلع گجرات لے جایا گیا۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد شکیل صاحب بھی لندن سے اس موقع پر تشریف لے آئے۔ چنانچہ ان کے پہنچنے پر تدفین 8 بجے شب اسی گاؤں کے قبرستان میں ہوئی۔ تدفین سے قبل آبائی قبرستان (خانقاہ) میں مرحومہ کے بھانجے مکرم کرنل (ر) نعیم احمد صدیقی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر خاکسار کے بڑے بھائی نے دعا کروائی۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی، 1 پوتا 3 پوتیاں، 2 نواسے، 1 نواسی، 1 پڑنواسہ اور ایک پڑنواسی اللہ کے فضل سے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ہم سب کو نہ صرف صبر جمیل عطا کرے بلکہ آپ کی تمام نیکیوں کو جاری رکھنے کی ہر دم توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

خاکسار ان تمام عزیز و اقارب کا تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے ہماری والدہ مرحومہ کی ٹیلی فون و ای میل کے ذریعہ نیز کثیر تعداد میں خود بھی بنفس نفیس تشریف لا کر تعزیت کی۔

☆............☆............☆

حب سعال

کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)

قند شفاء

نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

خبریں

بہتر حافظہ کیلئے بھرپور نیند ضروری ہے

امریکی یونیورسٹی سٹین فورڈ کی تحقیق کے مطابق ایسے چوہوں کو جن کی نیند پوری نہیں ہوئی تھی جانی پہچانی اشیاء کو بھی پہچاننے میں دشواری ہوئی۔ایک برطانوی ماہر کا کہنا ہے کہ دماغ گہری نیند کے دوران دن بھر کے واقعات کا جائزہ لیتا ہے اور یہ طے کرتا ہے کہ ان سب واقعات میں سے حافظہ میں کیا محفوظ کرنا ہے۔ چوہوں پر کی جانے والی آپٹو جینٹکس نامی تکنیک میں صرف نیند پوری نہ ہونے کا جائزہ لیا گیا تھا۔

زیادہ ٹی وی دیکھنے سے کمیونیکیشن کے مسائل میں اضافہ

حالیہ ریسرچ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بہت زیادہ ٹی وی دیکھنے اور کم باتیں کرنے سے بچوں میں کمیونیکیشن کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں ۔ ٹی وی اور کمپیوٹر کے سامنے گھنٹوں گزار دینے والے بچوں کی بولنے کی صلاحیت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ یہ انکشاف ہوا لندن میں ہونے والی ایک ریسرچ کے دوران جس میں 6 ہزار لوگوں سے سروے کیا گیا۔ ہر 6 میں سے ایک والدین نے یہ تسلیم کیا کہ کم باتیں کرنے اور زیادہ ٹی وی دیکھنے سے بچوں کی اپنے خیالات دوسروں تک پہنچانے کی صلاحیت متاثر ہونے لگتی ہے۔

روس میں بے مثال ہیرادریافت

روس کے شمال مشرق کی ایک ری پبلک یاکوتیا میں ایک بے مثال ہیرادریافت کیا گیا ہے۔ یہ انتہائی شفاف ہے اور اس میں بہت ہی کم نقص پایا گیا ہے۔ مقام دریافت پر کام کرنے والی کمپنی ''الروسا'' نے بتایا کہ جوہریوں کے اندازے کے مطابق اس کی قیمت 15 لاکھ ڈالرز ہوسکتی ہے۔اسی ہیرے کے اردگرد ایسے کئی ہیرے اور ملے جن میں سے ہر ایک کی قیمت لاکھوں ڈالروں میں ہے۔

دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ جسمانی معذوری کا شکار

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اپنی تازہ اورنئی تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ دنیا بھر کی آبادی کا تقریباً پانچواں حصہ مختلف جسمانی معذوریوں کا شکار ہے۔ ڈبلیو ایچ او کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ معذوری انسانی کیفیت کا حصہ ہے اور ہر انسان کو زندگی کے کسی موڑ پر کسی نہ کسی مستقل یا عارضی معذوری کا سامنا رہتا ہے۔ تحقیق کے مطابق امتیازی سلوک ، طبی سہولتوں کی کمی ، بحالی کی سروسز، ٹرانسپورٹ اور عمارات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی تک عدم رسائی معذور افراد کی مشکلات میں اضافہ کرتی ہیں۔

☆......☆......☆

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا "**ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔**"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جاسکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

گرم ورائٹی پر ایسی زبردست سیل کہ سوچ ہے آپ کی
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-476212310

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

فیکس | فوٹو اسٹیٹ | ایزی لوڈ | فون، بجلی، گیس کے بل جمع کروائیں
کسی بھی جگہ سے رقم منگوانا یا بھجوانے کیلئے ایزی پیسہ اور زونگ کی Time Pay کی سہولت دستیاب ہے۔
نیز کاج اور لاک | ٹیلرنگ میٹیریل | جلدیں | پلاسٹک والی تمام سہولیات ایک جگہ
فینسی سپر سٹور اینڈ بک ڈپو
رحمت غربی منڈی ربوہ
پروپرائیٹر: طارق محمود، فیکس، رابطہ نمبر: 047-6212871
تمام سکول کی کتابیں کاپیاں اور معیاری سٹیشنری کے لئے تشریف لائیں۔

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔جنوری	
طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:41

درخواست دعا

مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

ماہ جنوری 2013ء کے پہلے ہفتہ سے میں گردوں کی شدید تکلیف میں مبتلا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈائلیسز طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما : صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

GERMAN
20%Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10